ارشادات حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق مدظلہ

غیر مطبوعہ خطبات و ارشادات

ضبط و ترتیب : حافظ محمد ابراہیم فانی

میدانِ علم سے میدانِ عمل میں

افاداتِ ختمِ بخاری شریف

مورخہ ۲۹ رجون ۱۹۷۸ء بروز جمعرات دارالعلوم حقانیہ کے نوتعمیر شدہ کتب خانہ کا افتتاح تقریب ختم بخاری شریف سے لیا گیا۔ حضرت شیخ الحدیث مدظلہ العالی نے اپنے دستِ مبارک سے تبرکاً شرکاءِ دورۂ حدیث کے تقریباً ۱۲۰ فضلاء کی دستار بندی فرمائی۔ بغیر کسی تشہیر کے دور دراز اور گرد و نواح سے بہت سے مہمان آئے تھے۔ یہ تقریب عظیم الشان جلسہ دستار بندی کا سماں پیش کر رہی تھی۔ حضرت شیخ الحدیث صاحب مدظلہ نے ضعف و نقاہت کے باوجود اس موقعہ پہ مختصر مگر پُر مغز اور جامع خطاب فرمایا۔ جو کہ نذرِ قارئین ہے۔

—— فانی ——

خطبہ مسنونہ کے بعد۔ بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَنَضَعُ الْمَوَازِيْنَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ وَاَنَّ اَعْمَالَ بَنِیْ آدَمَ وَقَوْلَهُمْ يُوْزَنُ۔

محترم بزرگو! آپ علماء ہیں۔ اور اَلْعُلَمَاءُ وَرَثَةُ الْاَنْبِيَاءِ۔ اگر کوئی شخص دولتمند ہو جائے تو ہم کہیں گے یہ قارون کا وارث ہے۔ اگر کوئی حکومت کا مالک بن جاتے۔ ہم کہیں گے یہ شداد کا وارث ہے۔ اگر کوئی تمام دنیا کی نعمتیں حاصل کئے ہوں لیکن وہ وارث نبی نہیں۔ وراثتِ انبیاء کی چیز علم ہے وہ آپ نے حاصل کیا۔ موجودہ دور فتنوں کا دور ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا دور یاد کریں۔ اس وقت تمام دنیا میں آپ کی مخالفت ہو رہی تھی۔ اہل مکہ مخالفت پہ اُتر آئے تھے۔ ابو طالب حضورؐ کے چچا ہیں۔ آپؐ کی سرپرستی کرتے رہے۔ لیکن قوم ان کے پاس آئی اور کہا کہ اپنے بھتیجے کو کہو کہ اگر حکومت کا طلبگار ہے یا دولت کا متمنی ہے یا کسی خوبصورت لڑکی سے نکاح چاہتا ہے۔ ہم اس کو تیار ہیں لیکن

ہمارے بتوں کی برائی بیان نہ کریں۔ چچا نے آپؐ کو مشرکین مکہ کا پیغام پہنچایا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں فرمایا کہ چچا جان اگر یہ لوگ میرے ایک ہاتھ میں آفتاب اور دوسرے میں ماہتاب رکھدیں تب بھی میں اپنی تبلیغ میں ذرہ برابر کمی نہیں کر سکتا۔ میں اللہ کے حکم سے میدان میں آیا ہوں۔ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا یُوْحٰی اِلَیَّ ۔ اگر کوئی مجھے پتھر مارتا ہے کسی نے مجھے گالی دی۔ مجھے اسکی کوئی پرواہ نہیں۔ حضورؐ کو لوگوں نے راستہ میں گھیر لیا۔ اور پتھروں سے مارا۔ آپؐ کا بدن مبارک لہولہان ہوگیا۔ آپ کعبۃ اللہ سے ٹیک لگائے بیٹھے تھے۔ ایک صحابیؓ نے عرض کیا حضورؐ ان کو بد دعا فرمادیں۔ حضورؐ کا نورانی چہرہ غصہ سے لال ہوا فرمایا۔ کنتم خیر امۃ۔ الخ آپ سے پہلے ایسے لوگ گزرے ہیں۔ جنہوں نے اپنے پیغمبر کے آدمی کو چیرا لیکن پھر بھی وہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ پڑھتے رہے۔ لب پر حرف شکایت نہیں لائے۔

محترم ساتھیو! ہم کو بزرگوں نے اخلاق کا جو نمونہ دکھایا تھا۔ آپ جب دارالعلوم سے باہر جائیں۔ لوگ آپ کے اخلاق و کردار کو دیکھیں گے۔ تو اسلاف کے اخلاق و کردار کو اپنائیں۔ کہ لوگ آپ کو دیکھ کر متاثر ہوں۔

امام اعظم حضرت ابوحنیفہؒ فرماتے ہیں کہ میں والد صاحب کے ساتھ حج کے لئے گیا۔ منیٰ کے میدان میں حلقہ تھا۔ اور ایک بوڑھا سفید ریش ان کے درمیان بیٹھا تھا۔ میں نے والد صاحب سے عرض کیا۔ یہ لوگ کون ہیں؟ والد صاحب نے کہا۔ یہ صحابیؓ ہیں۔ ان سے میں نے حدیث سنی کہ جس شخص نے خدا کی رضا کیلئے تفقہ فی الدین اختیار کیا۔ تو اسکی سرپرستی خدا کرتا ہے۔ وہ معاش سے بے فکر ہوگا۔ میں عرض کرتا ہوں کہ آپ جب یہاں سے جائیں۔ روٹی کا فکر ہوگا۔ مکان کا فکر ہوگا۔ یہاں اللہ نے دارالعلوم حقانیہ میں آپ کے لئے اس گرانی کے زمانہ میں دونوں وقت کھانے کا انتظام کیا ہے۔ رحم مادر میں اللہ تو جیسے بچے کی تربیت کرتا ہے بغیر کسی ظاہری اسباب کے۔ تو آپ بھی اس کی کوئی فکر نہ کریں۔

ہر شخص کسی چیز کو مقصد زندگی ٹھہراتا ہے۔ یا تجارت اختیار کرتا ہے۔ یا حکومت کرتا ہے۔ یا اور کسی فکر میں مبتلا رہتا ہے پس اگر آپ کا مقصد یہ ہو کہ دین پھیل جائے۔ تو حضرت امام بخاریؒ نے بَدْءُ الْوَحْیِ (کیف کان بدء الوحی) حدیث سب سے پہلے لائے یعنی آپ اگر حکومت کریں یا تجارت کریں۔ تو وحی کے ماتحت کریں۔ یہ ہم کو شکل عمل دکھاتا ہے۔ اور اس کی روح چونکہ نیت ہے۔ اس لئے امام بخاریؒ نے حدیث نیت بھی اس میں ذکر فرمائی تو وحی شکل عمل اور روح اسکی نیت ہے اور جزا اسکی یہ آخری حدیث ونضع الموازین۔ الخ جو کہ آخر میں ذکر کی گئی کیونکہ جزاء آخر میں ملا کرتی ہے۔

بعض لوگ جو کچھ کرتے ہیں۔ وہ صرف دنیا کیلئے کرتے ہیں۔ لیکن آپ جو یہاں آتے ہیں، اس لئے آتے ہیں کہ وہ امانت خداوندی جو کہ خدا نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بذریعہ جبرئیل سکھایا۔ اور پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ کرام حضرت ابوبکر صدیقؓ وغیرہ کے ذریعہ پہنچایا۔ تقریباً ایک لاکھ چوبیس ہزار صحابہ کرام نے ہم کو سکھایا۔ حضورؐ نے

ان کو فرمایا کہ : اَلَا بَلِّغُوا عَنِّیْ ۔

اب یہ امانت جو آپ نے حاصل کی اور دوسرے صحاح ستہ میں۔ یہ آپ قوم تک پہنچائیں گے ۔ یہ فکر نہ کریں کہ روٹی کسطرح کمائیں گے۔ شیطان یہ وسوسہ آپ کے دلوں میں ڈالے گا۔ لیکن آپ اس کو جواب دیں کہ رحم مادر میں بچہ کس طرح زندہ رہتا ہے۔ تو جو خدائے ذوالجلال رحم مادر میں بچے کو رزق پہنچاتا ہے وہ آپ کو بھی دیگا۔ تو یہ دین امانت ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں : نَضَّرَ اللّٰہُ امْرَأً سَمِعَ مَقَالَتِیْ فَوَعَاھَا وَاَدَّاھَا کَمَا سَمِعَھَا۔ تو ہمارا فرض ہے کہ اس کو پہنچائیں۔ جیساکہ صحابہ کرامؓ نے بدر کے موقعہ پہ فرمایا کہ ہم بنی اسرائیل کی طرح نہیں جنہوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کہا تھا کہ اِذْھَبْ اَنْتَ وَرَبُّکَ فَقَاتِلَا اِنَّا ھٰھُنَا قَاعِدُوْنَ۔ بلکہ ہم آپ کے دائیں بائیں ہوں گے۔ تو ہم بھی اس دین پہ اس امانت پہ جان ومال قربان کریں گے۔ وقت بہت تھوڑا ہے۔ اور یہ دستار بھی باندھنے ہیں ــــ اس کے بعد حضرت شیخ الحدیث دام ظلہٗ نے اپنا سند حدیث بیان فرمایا۔ کہ اس کے بہت سے فوائد ہیں۔ حضرت شیخ نصیر الدین فرماتے ہیں کہ میرے ایک سو بائیس (۱۲۲) مشکلات ختم بخاری شریف سے حل ہوئے اور حضرت شاہ فضل الرحمٰن گنج مرادآبادی فرماتے ہیں کہ بوقت نزع مجھ کو بخاری شریف کی احادیث پڑھیں۔ تاکہ اسی حالت میں میری روح قفس عنصری سے پرواز کر جائے۔

> چار پانچ سال قبل ۱۳۹۵ھ میں حضرت شیخ الحدیث مدظلہٗ سی ایم ایچ نوشہرہ میں زیر علاج تھے۔ اسی اثنا میں ختم بخاری شریف کی نوبت آئی جبکہ آپ ہسپتال سے آکر شرکت نہیں کر سکتے تھے۔ طلبہ کی خواہش پہ آپ نے ٹیپ ریکارڈ میں بستر علالت سے ۴ شعبان ۱۳۹۵ھ کو یہ ارشادات ریکارڈ کرائے جو ۵ شعبان کو ختم بخاری شریف میں سنائے گئے اسے ٹیپ سے نقل کیا گیا۔

تقریر ختم بخاری شریف | خطبہ مسنونہ کے بعد۔ وبالسند المتصل الی الامام الحافظ الحجۃ امیر المومنین فی الحدیث ابی عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراھیم البخاری متعنا اللہ تعالیٰ بعلومہ آمین۔

ونضع الموازین القسط لیوم القیٰمۃ ۔ الحدیث ۔

ہم اللہ کے لاکھ لاکھ شکر گزار ہیں کہ ہم جیسے گنہگاروں کو افضل المخلوقات اشرف المخلوقات صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال احوال افعال کے پڑھانے سنانے اور ان کے مجلس درس میں جسکو اللہ نے اپنی مجلس فرمایا ہے ۔ حدیث شریف میں یہ الفاظ آتے ہیں۔ فَاَتَاہُ اللّٰہ۔ یہ مجلس درس حدیث یہ اللہ کی مجلس ہے ۔ اس میں اللہ نے ہم کو شرکت کا موقع دیا اور اس پہ ہم بہت شکر گزار ہیں۔ اللہ جل جلالہ ہم کو اس نعمت کی قدردانی کا اہل ٹھہرائے۔

بقیہ صفحہ ۵۱